Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

روزانہ جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۴۰ پیسے

جلد ۳۵ | ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ ۲۶ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش ۲۶ فروری ۱۹۸۱ء | نمبر ۴۶

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۲۴ تبلیغ / فروری۔ سیدنا حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی صحت کے بارے میں آج صبح فرماتے ہیں

دوائی کھا رہا ہوں پہلے سے طبیعت بہتر ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق ہمارے آسمانی آقا ایدہ اللہ کو اپنے خاص فضل سے مکمل صحت یابی عطا کرے اور حضور کو بھرپور کام کرنے والی لمبی اور بابرکت زندگی عطا کرے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے کئی روز سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ کل (۲۳/۲/۸۱) کو بلڈ پریشر بہت زیادہ ۲۲۰/۱۲۰ ہو گیا جس کی وجہ سے سر درد، ضعف اور ناسازی طبع لاحق ہے۔

احباب کرام حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

۔۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری امیر و مبلغ انچارج احمدیہ مشن سیرالیون کا چھوٹا لڑکا محمد ظہیر بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اور کئی دنوں سے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ بچے کے پھیپھڑوں میں نقص ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

خلیل احمد حلوائی گول بازار ربوہ

۔۔ مکرم بزرگوارم جناب مرزا عبدالسمیع صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ بعارضہ فلو اور بخار اور بواسیر بیمار ہیں۔ کھانسی کی تکلیف زیادہ ہے کمزوری بھی زیادہ محسوس کرتے ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم محترم صدر صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

ناصر احمد طاہر زعیم محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

جماعت احمدیہ سیرالیون کا

۳۱ واں جلسہ سالانہ کامیابی سے ختم ہو گیا

حضور ایدہ اللہ اور صدر مملکت سیرالیون کے خصوصی پیغامات پڑھ کر سنائے گئے

دو وزراء پیراماؤنٹ چیفس اور دو ہزار نمائندگان کی جلسہ میں شرکت

۲۵ افراد نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی

جماعت احمدیہ سیرالیون کا ۳۱ واں جلسہ سالانہ عظیم الشان کامیابی کے ساتھ بو (Bo) میں ختم ہو گیا الحمد للہ

سیرالیون کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد نے بذریعہ تار وکالت تبشیر کے توسط سے الفضل کو اس جلسہ سالانہ کے بارے میں لکھا ہے۔ کہ تمام ملک سے دو ہزار نمائندگان نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ نمایاں افراد میں دو وزراء پیراماؤنٹ چیفس اور اسلامی تنظیم کے ارکان شامل تھے۔

تار کے مطابق اس جلسہ سالانہ کو اس بھی یہ سعادت حاصل رہی کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ سالانہ کے لئے ازراہ شفقت خصوصی پیغام ارسال فرمایا۔ اس کے علاوہ وکیل التبشیر تحریک جدید محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بھی پیغام بھیجا۔ اس جلسے کی ایک اور اہم بات سیرالیون کے صدر مملکت ڈاکٹر سیاکا سٹیونز کا پیغام تھا جو کہ جلسے میں پڑھ کر سنایا گیا۔ صدر مملکت نے اپنے پیغام میں کہا کہ

"مجھے یقین ہے کہ آپ کا جلسہ سالانہ آپ کی جماعت کے اس مثبت عمل کا آئینہ دار ہوگا جو کہ آپ نے اس ملک میں مذہب کی ترقی کے لئے روا رکھا ہے"

جنوبی صوبے کے ریذیڈنٹ منسٹر مکرم ہیرل ہینکلس نے مشن کی مذہبی تعلیمی اور طبی خدمات کو سنہرے الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے جماعت کی تمام سرگرمیوں میں حکومت کی طرف سے تعاون کرنے کی یقین دہانی کروائی

سیرالیون کے مشہور مسلم لیڈر الحاج مصطفیٰ صدر مسلم کانگرس نے جو کہ حال ہی میں ربوہ سے ہو کر آئے ہیں اپنے دورہ ربوہ کے تاثرات سنائے اور بتایا کہ وہ ربوہ میں اسلامی بھائی چارے کے جذبے سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے ربوہ آنے کی دعوت دینے کے لئے حضور ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے سپین میں مسجد کی تعمیر کے ذریعہ بڑی

(باقی دیکھیں ص۲)

حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے

ضروری اعلان

تمام احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کی اجازت ہے لیکن ہر قسم کی ملاقاتوں کے لئے پیشگی وقت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ احباب اس کی پابندی فرمائیں

منیجر حمید احمد بھٹی
پرائیویٹ سیکرٹری

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ دین خاتم الانبیاء کیلئے عظیم تحریک

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے امراء اور صدر صاحبان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں جو رقوم

۱۲ مارچ ۱۹۸۱ء

تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائیں گی وہ ساتویں مرحلہ میں شمار ہونگی۔ جماعتیں اس سے فائدہ اٹھائیں تاکہ کوئی جماعت بقایا دار نہ رہ جائے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: رحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ

۲۶ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی کا حقیقی مزا ـــــ دُعا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ خطبہ جمعہ میں دُعا کی تاثیر اور ضرورت کے بارے میں ایک انتہائی خوبصورت اور پُر لطف جملہ ارشاد فرمایا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"دُعا کے بغیر تو زندگی کا مزا ہی نہیں"

(الفضل ۷ فروری ۱۹۸۱ء)

چند الفاظ پر مبنی یہ فقرہ دُعا کی پوری فلاسفی کو کھول کر رکھ دیتا ہے۔ اس ایک جملے پر دُعا کے باب میں دفتر کے دفتر رقم کئے جا سکتے ہیں۔ کس خوبی اور بے اختیاری سے فرمایا کہ زندگی میں کوئی مزا چاہتے ہو تو دُعا کا دامن پکڑو۔ اب ذرا اس دنیا کے کل کاروبار پر نظر ڈالی جائے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنے اپنے مزے کی تسکین چاہتا ہے۔ زندگی میں آسائش کا مزا، شہرت و ناموری کا مزا، علم و فن میں برتری کا مزا۔ کام و دہن اور جنسی تسکین کا مزا، خود کو بڑا کہلوانے کا مزا، افسری کا مزا، حکومت کرنے کا مزا ـــــ غرضیکہ دنیا کی تمام دوڑ دھوپ زندگی میں مزا حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اس کے مقابل پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا یہ فقرہ کتنا پُر لطف، سادہ اور معنی خیز ہے کہ

"دُعا کے بغیر تو زندگی کا مزا ہی نہیں"

کیونکہ دُعا کا مطلب اللہ تعالیٰ سے رشتہ و رابطہ قائم کرنا ہے اور جو مزا اللہ تعالیٰ سے وصال میں ہے وہ ارضی، فانی اور ناپائیدار چیزوں میں کہاں۔ یہ وہی مزا ہے جس کی چاٹ ہمیں حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے لگائی ہے۔ آپ دُعا کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"دُعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس کے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے"

(برکات الدعا)

نیز فرمایا:۔

"ابتلاؤں میں ہی دُعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دُعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۱)

دُعا کے عجیب و غریب خواص میں سے افضل ترین یہی ہے کہ دُعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کے ضلوں کے نتیجہ میں ایک خاص قسم کی خوشی، لذت اور مزا حاصل کرتا ہے اور یہی لذت ہے کہ تمام لذات سے بلند اور برتر اور پائیدار ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ دُعا کی لذات کا ذکر کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں:۔

"صاحب اصطفائی دُعا کا مورد عنایت الٰہیہ کا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کے تمام کاموں میں اس کا متولی ہو جاتا ہے اور عشق الٰہی کا نور اور مقبولانہ کبریائی کی ہستی اور روحانی لذت یابی اور تنعم کے آثار اس کے چہرہ میں نمایاں ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ (۸۳ المطففین) اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ (تصدیق النبی صفحہ ۴۵)

درحقیقت دُعا کے سوا اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کو حقیقی خوشی اور لذت کا منبع قرار دیا جائے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق کے سوا کوئی اور ذریعہ حقیقی خوشی حاصل کرنے کا نہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی متعدد تحریرات میں اس نکتے کی طرف متوجہ کیا ہے اور یہ وہی بات ہے جس کو حضرت امام جماعت احمدیہ نے زندگی کے حقیقی مزے سے تعبیر کیا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دُعا کرتا اور اس سے حلِ مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دُعا کو کمال تک پہنچا دے۔ خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا۔ اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے لیکن جو شخص دُعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور اندھا مرتا ہے..... جو شخص روح کی سچائی سے دُعا کرتا ہے۔ وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دُعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مراد یابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے"

(ایام الصلح صفحہ ۸۷)

بحرِ حکمت کے موتی۔ جوامع الکلم۔ جواہر الکلام

نماز بڑے بھارے درجے کی دُعا ہے مگر لوگ قدر نہیں کرتے

ہمارا تجربہ ہے کہ خدا کے قریب لے جانیوالی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں

ارشاد باری تعالیٰ

مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۝

(مدثر ۳ تا ۴)

ترجمہ:۔ (دوزخیوں سے پوچھا جائے گا) تمہیں کونسی چیز جہنم کی طرف لے گئی؟ وہ جواب دیں گے۔ ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلٰوةُ۔ (کنز العمال)

ترجمہ:۔ بندہ سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔

ملفوظات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ آپ پر سلامتی ہو۔

"نماز بڑے بھارے درجے کی دُعا ہے۔ مگر لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔ اس زمانہ میں مسلمان ورد و وظائف کی طرف متوجہ ہیں۔ کئی ایک فرقے ہیں جیسا کہ نوشاہی اور نقشبندی وغیرہ۔ افسوس ہے کہ ان میں سے کوئی بدعات کی آمیزش سے خالی نہیں یہ لوگ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ احکام الٰہی کی ہجو کرتے ہیں۔ طالب کے واسطے نماز کے ہوتے ہوئے ان بدعات میں سے کسی کی ضرورت نہیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ مشکلات کے وقت میں وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور نماز میں دُعا کرتے تھے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ خدا کے قریب لے جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں۔ نماز کے اجزاء اپنے اندر ادب، خاکساری اور انکساری کا اظہار رکھتے ہیں۔ قیام میں نمازی دست بستہ کھڑا ہوتا ہے جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا اور بادشاہ کے سامنے طریق ادب سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ رکوع میں انسان انکسار کے ساتھ جھک جاتا ہے۔ سب سے بڑا انکسار سجدہ میں ہے جو بہت ہی عاجزی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۵۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں مالی قربانیوں کا فلسفہ

(تقریر مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء)

(۶)

گیارہواں نکتہ۔ اسلام میں مالی قربانیوں کے فلسفہ کا نہایت ایمان افروز پہلو ہمارے سامنے آتا ہے۔ جب ہم زکوٰۃ اور دیگر صدقات کے مصارف اور مستحق لوگوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ تفصیل ملتی ہے۔ سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں ان آیات کی وضاحت میں تحریر فرمایا ہے۔

"ان کے مالوں میں سوالیوں اور بے زبانوں کا حق بھی ہے بے زبانوں سے مراد کتے۔ بلیاں۔ چڑیاں۔ بیل۔ گدھے بکریاں اور دوسری چیزیں ہیں۔ ..... خیرات اور صدقات وغیرہ پر جو مال دیا جائے اس میں یہ ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ پہلے جس قدر محتاج ہیں اُن کو دیا جائے۔ ہاں جو خیرات کے مال کا تعہد کریں یا اس کے لیے انتظام و اہتمام کریں ان کو بھی خیرات کے مال سے کچھ طمع ہو سکتا ہے۔ اور نیز کسی کو بدی سے بچانے کیلئے بھی اس مالی میں سے دے سکتے ہیں۔ ایسا ہی وہ مال غلاموں کے آزاد کرنے کیلئے اور محتاج اور قرضداروں اور آفت زدہ لوگوں کی مدد کے لیے بھی اور دوسری راہوں میں جو محض خدا کے لیے ہوں وہ مالی خرچ ہوگا۔ .... غریبوں کا حق ادا کرو۔ مسکینوں کو دو۔ مسافروں کی خدمت کرو۔ ..... تم ماں باپ سے نیکی کرو اور قریبیوں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور ہمسایہ سے جو تمہارا قریبی ہے اور ہمسایہ سے جو بیگانہ ہے۔ اور مسافر سے اور نوکر سے اور غلام اور گھوڑے اور بکری اور بیل اور گائے سے اور حیوانات سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں۔"

(فتوٰی احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۲۸)

مذکورہ بالا صدقات کے ان مصارف سے ظاہر ہے۔ کہ معاشرے کے ہر طبقے کا ان میں خیال رکھا گیا ہے جہاں غرباء ان مصارف کے تحت آتے اور فائدہ اٹھا سکتے ہیں وہاں امراء بھی بعض حوادث کے باعث محتاج ہو جائیں۔ تو ان کی سفید پوشی کی لاج رکھی جائے گی۔ اور ان مدات سے اُن کی مدد کی جائے گی۔ پس مالی قربانیوں کا فائدہ امیر و غریب ہر دو کو پہنچتا ہے۔ اور یہی فلسفہ قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے

"کہ جو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے فَلِاَنْفُسِكُمْ پس اُس کا فائدہ تمہاری ذات کو ہی پہنچتا ہے"

اور مذکورہ بالا مصارف میں ترجیحات قائم کرنے کا جواز تو ہے۔ لیکن حقیقی استحقاق کی شرط صرف ایک ہی ہے یعنی احتیاج اور ضرورت۔ الٰہی احتیاج جہاں غریب کو لاحق ہو سکتی ہے۔ وہاں امیروں پر بھی گردشِ زمانہ سے ایسے حالات آسکتے ہیں۔ کہ آج وہ مالدار ہیں کل وہ تنگدست اور محتاج ہو سکتے ہیں۔ پس اسلام میں مالی قربانی کے حکم میں ہر دو طبقوں کی امکانی ضروریات کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ اور امراء سوچیں تو درحقیقت اپنے ہی مستقبل کے تحفظ کے لیے قربانیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ گو بظاہر ان قربانیوں کی غرض غریب پروری ہوتی ہے اور یہ مالی قربانی کے فلسفہ کا نہایت دقیق پہلو ہے۔ اور دور رس نتائج کا حامل ہے۔

اسکے ساتھ ہی اسلام نے دولت کمانے کے بنیادی محرکات کا بھی جائزہ لے کر یہ حقیقت ذہن نشین کرائی ہے کہ ان میں سے کوئی محرک بھی اس اہمیت کا حامل نہیں کہ اس کی خاطر انسان اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن بیٹھے اور سارے محرکات کی حیثیت محض عارضی اور فنا پذیر ہونے والی ہے سدا رہے نام اللہ کا چنانچہ سورۃ بقرہ کی آیت ۲۴ میں ان محرکات کا ذکر یوں ہے۔ کہ۔

"تو (مومنوں سے) کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دوسرے) رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارتیں جن کے نقصان سے تم ڈرتے ہو۔ اور وہ مکان جن کو تم پسند کرتے ہو۔ تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے اور اللہ اطاعت سے نکل جانے والی قوم کو کبھی کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں انسان کی زندگی بھر کی بھاگ دوڑ اور کدوکاوش کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا۔

کہ "انسان کی زندگی تین باتوں میں صرف ہو جاتی ہے

اوّل۔ جائیداد بنانے اور بڑھانے میں

دوئم۔ رشتہ داروں کی خدمت اور خیر خواہی میں مزدوروں کی طرح کماتا اور محنت کرتا رہتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے پاس وقت نہیں کہ دین کی خاطر فارغ ہو سکوں اور

سوئم۔ یہ کہ کبھی کبھار اس بھاگ دوڑ میں کوئی اتفاقی نیکی بھی سرزد ہو جاتی ہے۔" اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

"جب انسان موت کی آغوش میں جاتا ہے تو اُس کے آخری سانس کے ساتھ ہی اُس کا قانونی تعلق اپنی تمام تر جائیداد سے ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور وہ جائیداد اسے قبر میں دھکے دے کر پیچھے رہ جاتی ہے دوئم وہ رشتہ دار جن کی خاطر زندگی بھر دیوانہ وار کام کرتا رہا وہ چوبیس گھنٹے تک بھی اس کی نعش کو گوارہ نہیں کرتے اور اٹھا کر منوں مٹی کے نیچے دفن کر آتے ہیں اب اس شخص کا واسطہ اُخروی دنیا سے ہوتا ہے جہاں نیکیاں اور قربانیاں اس کا ساتھ دے سکتی تھیں۔ مگر ان کی خاطر وہ ساری زندگی وقت ہی نہ نکال سکا تھا۔ اس لیے سوائے حسرتوں اور جہنم کی آگ کے اور کیا اس کے نصیب ہوگا۔"

پس دولت کمانے کے تمام محرکات پکار پکار کر اپنی فنائیت کا اعلان کر رہے ہیں مگر انسان کی نادانی یہ ہے کہ ان عارضی اور ناپائیدار علائق کی خاطر خدا تعالیٰ سے بیوفائی میں ذرا نہیں جھجکتا قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر اکثر ایک شعر کو وردِ زبان رکھتے تھے۔

بِكُلِّ شَيْءٍ وَإِنْ فَارَقْتَهُ خَلَفٌ
وَلَيْسَ لِلّٰهِ إِنْ فَارَقْتَ مِنْ عِوَضٍ

یعنی دنیا کی ہر وہ چیز جسے تو اپنے سے جدا کر دے اُس کا بدل بلکہ نعم البدل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی مل سکتا ہے لیکن اگر تو خدا سے جدائی اختیار کر بیٹھے تو یاد رکھ اللہ کا کا بدل یا عوض ملنا ممکن ہی نہیں۔

پس اسلام نے مالی قربانی میں یہی قیمتی سبق انسان کو سکھانا چاہا ہے کہ جن اموال کی خاطر لوگ اپنے خدا سے دُوری اور جدائی اختیار کر رہے ہیں۔ تم اُن اموال کو اپنے سے جدا کر دو اور خدا کے بن جاؤ۔ جب انسان خدا کا بن جائے تو غیب سے اسے بشارت ملتی ہے

"جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

اور یہی اُس فلسفہ کا مغز اور اس کی جان ہے جسے اسلام میں مالی قربانیوں میں ملحوظ رکھا گیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"دنیا مزرعۃ الآخرت ہے یعنی آخرت کی کھیتی ہے جو کچھ بنانا ہے اسی دنیا میں بناؤ جو شخص روحانی مال و دولت اور جائیداد یہاں جمع کرے گا وہ خوشحال ہو گا۔ ورنہ یہاں سے خالی ہاتھ جانا ہو گا۔ اور بڑے عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ اس وقت نہ مال کام آئے گا۔ نہ اولاد اور نہ دوسرے عزیز جن کے لیے دین کے پہلو کو چھوڑا تھا۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۹۱)

بارہواں نکتہ۔ بارہواں نکتہ اس سوال میں مضمر ہے کہ انبیاء اپنے متبعین سے مالی قربانیوں کا مطالبہ کیوں کرتے ہیں قرآن کریم میں انبیاء جگہ جگہ یہ اعلان کرتے سنائی دیتے ہیں۔

مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ

یعنی میں تم سے کسی اجر یا اُجرت کا طالب نہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعلان کے علاوہ اپنے خاندان کو صدقہ کا مال لینے یا کھانے سے منع فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی بے نفسی کا یہ عالم تھا۔ کہ خدا کا فرشتہ حاضر ہو کر عرض کرتا ہے۔ کہ اگر آپ پسند کریں تو مکہ کی بطحاء وادی کو آپ کے لیے سونے کا بنا دیا جائے۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں مجھے تو اللہ کی راہ میں یہ پسند ہے کہ ایک دن کھانا ملے اور ایک دن فاقہ سے رہوں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنی نسبت فرماتے ہیں۔

؎ مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
؎ ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو اس زمیں سے کیا نقار

پس حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور ان کے خلفاء بے نیازی کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ اور

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ

ان کا نعرہ ہوتا ہے انہیں لوگوں کے اموال میں ذاتی طور پر ہرگز کوئی طمع یا رغبت نہیں ہوتی اور وہ اگر لوگوں سے اموال کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو صرف لوگوں کے ثواب اور اجر کی راہیں کھولنے اور انہیں آسمانی مہمات میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور کرنے کیلئے

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

"یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے جو ہو کر رہے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ انسان کو ثواب میں داخل کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ استحقاق جنت کا ثابت کر لیں۔ جیسا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر تھا کہ وہ صحابہؓ کے بدوں ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کی فتوحات عطا فرماتا۔ مگر نہیں خدا نے صحابہؓ کو شامل کر لیا تاکہ وہ مقبول ٹھہریں اُس سُنّت کے موافق یہ بات ہماری جماعت کو پیش آگئی ہے کہ بار بار تکلیف دی جاتی ہے اور چندے مانگے جاتے ہیں

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۵۳)

نیز فرمایا۔

"اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم کو اس قدر خزانے دے دیتا کہ ہم کو پرواہ بھی نہ رہتی مگر ثواب میں داخل کرتا ہے جبکہ وہ چاہتا ہے یہ سب جو بیٹھے ہیں۔ یہ قربیں ہی سمجھو کیونکہ آخر مرنا ہے پس ثواب حاصل کرنے کا وقت ہے۔ میں ان باتوں کو جو خدا نے میرے دل میں ڈالی ہیں سادہ اور صاف الفاظ میں ڈالنا چاہتا ہوں اس وقت ثواب کے لیے مستعد ہو جاؤ اور یہ بھی مت سمجھو کہ اگر اس راہ میں خرچ کریں گے تو کچھ کم ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ کی بارش کی طرح سب کمیاں دور ہو جائیں گی مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۔ یاد رکھو کہ خدا کی توفیق کے بغیر دین کی خدمت نہیں ہو سکتی جو شخص دین کی خدمت کے واسطے شرح صدر سے اٹھتا ہے۔ خدا اُس کو ضائع نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۵۵، ۲۵۶)

اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور ان کے پاکباز جانشین خود لوگوں کی بہتری۔ ثواب اور اجر کے لیے اموال مانگ رہے ہوتے ہیں لیکن اگر کوئی زر پرست اور دنیا کا کیڑا اُن کو اموال کا طعنہ دے۔ ان پر نکتہ چینی اور الزام تراشی کرے تو پھر ان کی غیرت کس طرح للکارتی ہے اس کا نمونہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریر میں ملاحظہ ہو۔ جو آپ نے کسی ایسے ہی موقعہ پر ایک جماعت کے نام لکھی آپ فرماتے ہیں۔

"میں آپ کو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس کی قسم کو پورا کرنا مومن کا فرض ہے اور اس کی خلاف ورزی معصیت ہے کہ آپ ..... کی تمام جماعت کو اور خصوصاً ایسے صاحبوں کو جن کے دلوں میں یہ اعتراض پیدا ہوا ہے بہت صفائی سے اور کھول کر سمجھا دیں کہ اس کے بعد ہم ..... کا چندہ بکلی بند کرتے ہیں اور ان پر حرام ہے اور قطعاً حرام ہے اور مثل گوشت خنزیر ہے کہ ہمارے کسی سلسلہ کی مدد کے لیے اپنی تمام زندگی تک ایک حبہ بھی بھیجیں۔ ایسا ہی ہر شخص جو ایسے اعتراض دل میں مخفی رکھتا ہے اس کو بھی ہم یہی قسم دیتے ہیں یہ کام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جس طرح وہ میرے دل میں ڈالتا ہے خواہ وہ کام لوگوں کی نظر میں صحیح ہے یا غیر صحیح، درست ہے یا غلط میں اسی طرح کرتا ہوں پس جو شخص مجھے کچھ مدد دے کر مجھے اسراف کا طعنہ دیتا ہے وہ میرے پر حملہ کرتا ہے۔ ایسا حملہ قابل برداشت نہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ مجھے کسی کی بھی پروا نہیں اگر تمام جماعت کے لوگ متفق ہو کر چندہ بند کر دیں یا مجھ سے منحرف ہو جائیں تو وہ جس نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے وہ اور جماعت ان سے بہتر پیدا کر دے گا۔ جو صدق اور اخلاص رکھتی ہو گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے۔ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ۔ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ۔ یعنی خدا تیری اپنے پاس سے مدد کرے گا۔ تیری وہ مدد کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ وحی کریں گے اور الہام کریں گے۔ پس اس کے بعد میں ایسے لوگوں کو مرے ہوئے کیڑے کی طرح بھی نہیں سمجھتا جن کے دلوں میں بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں اور کیا وجہ ہے کہ اُٹھیں جبکہ میں ایسے خشک دل لوگوں کو چندہ کیلئے مجبور نہیں کرتا جن کا ایمان ہنوز ناتمام ہے مجھے وہ لوگ چندہ دے سکتے ہیں جو اپنے سچے دل سے مجھے خلیفۃ اللہ سمجھتے ہیں اور میرے تمام کاروبار خواہ ان کو سمجھیں یا نہ سمجھیں ان پر ایمان لاتے اور ان پر اعتراض کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ میں تاجر نہیں کہ کوئی حساب رکھوں میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرہ بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض دل میں رکھتا ہے اس پر حرام ہے کہ ایک کوڑی میری طرف بھیجے (باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹماٹر کی کاشت

(مکرم تنویر احمد صاحب مہار ایم ایس سی)

ٹماٹر موسم گرما کی ایک مقبول ترین سبزی ہے۔ غذائیت کے لحاظ سے بھی اس کو سبزیوں میں نہایت اہم مقام حاصل ہے اس میں حیاتین الف اور ج کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں جو کہ صحت کو برقرار رکھنے لئے از حد ضروری ہیں

یہ سبزی خوش ذائقہ اور سستا ہونے کی بناء پر ہر طبقے کے لوگوں میں یکساں طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اسے سالن میں ڈالنے سے سالن زیادہ لذیذ ہو جاتا ہے۔ اسے کاٹ کر کچا بطور سلاد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز اس کی چٹنی بھی استعمال کی جاتی ہے۔

آب و ہوا

ٹماٹر کی بہترین نشوونما کے لئے معتدل آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ کم درجہ حرارت میں ٹماٹر کی بڑھوتی رک جاتی ہے لیکن اگر کورا پڑ جائے تو پودے بُری طرح جھلس جاتے ہیں۔ زیادہ گرم موسم بھی ٹماٹر کے لئے اچھا نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے پودوں میں پھل لگنا بند ہو جاتا ہے۔ فصل کی اچھی نشوونما کے لئے ۷۰ تا ۷۵ درجہ فارن ہیٹ درجہ حرارت موزوں ہوتا ہے اور اگر درجہ حرارت ۸۰ درجہ فارن ہیٹ سے بڑھ جائے تو فصل طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہے۔

پنجاب کے میدانی علاقوں میں ٹماٹر کو تین موسموں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ موسم گرما کی فصل کے لئے پنیری کو وسط نومبر میں بویا جاتا ہے اور اس کو سردیوں میں کورے سے بچانے کے لئے سرکنڈے کا استعمال کیا جاتا ہے۔ فروری کے تقریباً وسط میں جب کورے کا ڈر جاتا رہتا ہے تو اس کو کھیت میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ یہ فصل مئی سے جولائی تک پھل دیتی رہتی ہے جن میدانی علاقوں میں کورا نہیں پڑتا اور سرکنڈہ وغیرہ سے ڈھانپنے کے اخراجات کم آتے ہیں وہاں موسم سرما میں بھی ٹماٹر کی کاشت کی جاتی ہے۔ اس فصل کے لئے ٹماٹر کی پنیری جولائی اگست میں بوئی جاتی ہے اور اس کی پود کو اگست اور ستمبر میں کھیت میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ یہ فصل نومبر دسمبر میں پھل دیتی ہے اور اگر اس کو کورے سے بچا لیا جائے تو مارچ تک پھل دیتی رہتی ہے۔ تیسری فصل حاصل کرنے کے لئے پنیری کو اخیر ستمبر یا پھر شروع اکتوبر میں بویا جاتا ہے اور آخر اکتوبر یا شروع نومبر میں کھیت میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ اس فصل کو سردیوں میں کورے سے بچانے کے لئے سرکنڈا وغیرہ سے ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ فروری کے دوسرے یا تیسرے ہفتے میں جس وقت کورے کا ڈر جاتا رہے چھپر اتار دیا جاتا ہے۔ یہ فصل اپریل مئی میں پھل دیتی ہے

پہاڑی علاقوں میں ٹماٹر کی پنیری کی کاشت وسط مارچ میں کی جاتی ہے اور تبدیلی پود مئی میں کی جاتی ہے اور یہ فصل اگست سے اکتوبر تک پھل دیتی ہے

زمین کی تیاری اور طریقۂ کاشت

ٹماٹر کی کاشت کے لئے بہترین زرخیز میرا زمین جس میں پانی کے نکاس کا اچھا بندوبست ہو بہتر ہوتی ہے۔ کاشت سے ڈیڑھ دو ماہ پیشتر ہموار زمین میں ۲۰ سے ۲۵ ٹن تک گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈالیں اور زمین میں اچھی طرح سے ملا کر کھیت کو پانی لگا دیں تاکہ کھاد اچھی طرح سے گل جائے اور زمین میں حل ہو جائے۔ دتر آنے پر دو تین دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین کو اچھی طرح سے تیار کر لیں۔ کاشت کے وقت کھیت میں تین بوری سپر فاسفیٹ اور دو بوری امونیم سلفیٹ ڈال کر بذریعہ ہل زمین میں اچھی طرح سے ملا دیں۔ پنیری کو کھیت میں منتقل کرنے کے لئے کھیت میں تقریباً ۱½ میٹر کے فاصلہ پر کھیلیاں بنا لیں۔ ان کی نالیاں ذرا چوڑی رکھیں۔ پود تبدیل کرنے سے پہلے کھیت میں پانی لگا دیں اور کھیلیوں میں ۴۰ سے ۵۰ سنٹی میٹر کے فاصلے پر پودے لگاتے جائیں۔ پودے صرف کھیلی کے ایک جانب جنوب کی طرف لگائیں۔ بہتر یہ ہوگا کہ تبدیلی پود شام کو کی جائے کیونکہ شام کے بعد موسم میں ٹھنڈک شروع ہو جاتی ہے۔ لہذا پودے کم مرتے ہیں۔ پودے تبدیل کرنے کے بعد اگر ہلکی سی آبپاشی کر دی جائے تو اچھا رہے گا اور پودے کم مریں گے۔ چار پانچ دن کے وقفہ کے بعد کھیت میں دوبارہ پانی لگا دیں اور جس جگہ کوئی پودا مر چکا ہو اس کی جگہ نیا پودا لگا دیں تاکہ کھیت میں زیادہ سے زیادہ پودے آ سکیں اور پیداوار زیادہ حاصل ہو۔

جس وقت پنیری کو کھیت میں تبدیل کرنے کا موسم آ جائے اسے پانچ چھ دن قبل پانی لگانا چھوڑ دیں تاکہ پودے سخت جان ہو جائیں۔ جس دن پنیری کھیت میں لگانے کے لئے اکھاڑنی ہو اس دن پنیری میں پانی لگا دیں تاکہ زمین نرم ہو جائے اور جڑیں نہ ٹوٹیں جس کی وجہ سے پودے کم مرتے ہیں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

فصلوں کی بڑھوتی کے دوران کھیت میں جڑی بوٹیاں اُگ آتی ہیں۔ ان کی تلفی کے لئے دو تین بار گوڈی کریں اور پودوں کو مٹی چڑھا دیں اور ان کا جھکاؤ پٹڑی کے اوپر کی طرف تاکہ پانی کی وجہ سے پھل کو نقصان نہ پہنچے اور وہ خشک جگہ پر ہی پڑے رہیں۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ پودوں کا جھکاؤ پٹڑی کی جانب ایسے طریقے سے کریں کہ نیچے والے پھل نیچے ہی رہیں۔ اگر ان کو اوپر کی جانب کر دیا جائے تو یکلخت موسم تبدیل ہونے کی وجہ سے وہ خراب ہو جاتے ہیں۔

کیمیائی کھادوں کا استعمال

فصل کو جس وقت پھل لگنا شروع ہو جائے تو ایک بوری یوریا اور ۲ بوری امونیم سلفیٹ فی ایکڑ ڈال دیں اور کھیت کو پانی لگا دیں۔ جس وقت چنائی شروع ہو جائے اس وقت ۲۵ - ۴۰ کلوگرام یوریا دوبارہ ڈال دیں۔ اس سے پھل کی جسامت بڑی ہو جاتی ہے اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

چنائی

جس وقت پھل پکنا شروع ہو جائے تو اس وقت اس کی توڑائی چار پانچ روز کے وقفہ پر کرتے رہیں۔ پھل کو پوری طرح پکنے سے پہلے ہی توڑ لیا جائے تاکہ اپنی منزل [illegible] جاتے جاتے پوری طرح پک جائے۔ ٹماٹر کی چنائی صبح یا پھر شام کے وقت کی جائے تو بہتر ہے۔ اس سے پھل ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹماٹر کو توڑ کر سائے میں رکھتے جائیں اور اس کے اوپر گیلا کپڑا ڈال دیں۔ ٹوکروں میں پھل کو ڈالتے وقت زیادہ الٹ پلٹ نہ کریں ورنہ پھل ضائع ہو جائے گا۔

ٹماٹر کی بیماریاں

اگیتا جھلساؤ

یہ بیماری پتوں، تنوں اور پھل پر حملہ آور ہوتی ہے۔ پتوں پر بھورے خاکی رنگ کے گول ہم مرکز دھبے ظاہر ہوتے ہیں۔ پتے سوکھ جاتے ہیں اور تنے بعض اوقات ٹوٹ جاتے ہیں۔ پھل پر گہرے بدنما دھبے پڑتے ہیں۔ اس بیماری سے فصل کو بچانے کے لئے احتیاطاً دو تین بار ڈائی تھین ایم ۴۵ کا سپرے کریں۔

پچھیتا جھلساؤ

یہ بیماری عام طور پر پہاڑی علاقوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس کا حملہ پتوں اور پھل پر ہوتا ہے۔ پتوں کی نچلی طرف سفید نمودار ہوتا ہے جو بعد میں سیاہ ہو جاتا ہے۔ پھل پر بڑے بڑے سیاہ دھبے پڑ جاتے ہیں۔ بیماری نمودار ہونے سے پیشتر ہی فصل پر ہر پندرہ روز کے وقفے پر ڈائی تھین ایم ۴۵ کا سپرے کرتے رہیں۔

ٹماٹر کے نقصان دہ کیڑے

پھوڑ کیڑا

اس کی سُنڈی دن کے وقت مٹی میں چھپی رہتی ہے اور رات کے وقت پودوں پر حملہ آور ہوتی ہے اور پودوں کو زمین کے برابر سے کاٹ دیتی ہے۔ کٹے ہوئے پودوں کے نزدیک سے مٹی میں سے نکال کر اسے تلف کیا جا سکتا ہے۔ شدید حملہ کی صورت میں ڈائی میکران کا چھڑکاؤ کریں۔

پھل کا گڑوال

اس کا حملہ کچے اور پکے ہوئے پھل پر ہوتا ہے اور پھل میں سوراخ کر کے اس کے اندر داخل ہو جاتا ہے اور پھل کو ضائع کر دیتا ہے۔ ڈائی میکران یا فیورا ڈان کا سپرے کریں

تیلہ

فصل کا سست اور چست تیلہ ٹماٹر میں موزیک کی بیماری پھیلانے کا موجب بنتا ہے۔ لہذا دو تین بار ڈائی میکران کا سپرے کریں۔

اقسام

روما، منی میکر اور گارڈن سٹیٹ اچھی اقسام ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈسکہ میں محترم جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی آمد

مورخہ ۸ تبلیغ ۱۳۶۰ھش کو عالمی عدالت انصاف کے سابق صدر و سابق وزیر خارجہ پاکستان اپنے آبائی وطن مالوف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں تشریف لائے۔ چوہدری صاحب موصوف نے ان گلیوں سڑکوں اور جائے سکونت میں جہاں بچپن کی یادیں وابستہ تھیں۔ نہایت خوشی اور اطمینان محسوس کیا۔ اس موقع پر آپ نے مختلف تقاریب میں شرکت کی جس کی مختصر روئداد درج ذیل ہے۔

(۱) احباب جماعت سے خطاب:۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے اپنے چچازاد بھائی چوہدری محمود نصر اللہ خان صاحب کے ہاں مختصر قیام کیا اور جامع مسجد ڈسکہ کلاں میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد احباب جماعت سے خطاب کیا۔ آپ نے احباب جماعت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے اندر ایک امتیاز پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی آپ نے جماعت کو نصیحت کی کہ وہ تقویٰ کی زندگی بسر کرتے ہوئے اپنے اندر ایک انقلاب عظیم پیدا کریں۔

۲۔ دعوت استقبالیہ اور خطاب:۔

۲½ بجے بعد دوپہر محترم ملک حمید اللہ صاحب کی کوٹھی واقع ندیم آباد گوجرانوالہ روڈ کے وسیع و عریض لان میں ایک دعوت استقبالیہ میں محترم چوہدری صاحب موصوف نے شرکت فرمائی۔ اس دعوت کا انتظام اور اخراجات ملک حمید اللہ صاحب نے کئے اور وسیع پیمانے پر دعوت کا اہتمام کیا۔ اس دعوت میں بارہ صد افراد نے شرکت کی۔ جن میں سات صد غیر از جماعت معززین وکلاء اساتذہ پروفیسر صاحبان شامل تھے۔

استقبالیہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترم مولانا عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ سمبڑیال نے کی۔ بعد ازاں مکرم سید حمید الحسن صاحب قائد سمبڑیال نے نہایت خوش الحانی سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا کلام

"حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی"

پڑھا۔

اس استقبالیہ تقریب کی صدارت محترم چوہدری محمد اعظم صاحب سابق ممبر صوبائی اسمبلی کر رہے تھے۔ آپ نے محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا تعارف کروایا اور احباب جماعت اور تمام اطالیان ڈسکہ اور علاقہ کے معززین کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب موصوف نے عالمی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ تمام عالمی مسائل کا حل اسلام میں ہے۔ اور اسلام جو صلح اور سلامتی کا مذہب ہے اور جس کی سچی اور خوبصورت تعلیم جو حضرت بانی جماعت احمدیہ نے پیش کی ہے اس پر عمل کر کے ہی معاشرتی اور بین الاقوامی حالات سدھر سکتے ہیں۔ آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ علمی فکری اور عملی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی خصوصیت اور عالمگیر جدوجہد اور کامیابیوں کا ذکر کیا۔ بعد میں آپ نے وکلاء کے مختلف مذہبی اور علمی سوالات کے جوابات دیئے۔ آخر میں دعا ہوئی اور معزز مہمانوں کو دعوت عصرانہ دی گئی۔ یہ تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابی اور دلچسپی کا موجب بنی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس دعوت سے فارغ ہو کر چوہدری صاحب موصوف محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی معیت میں لاہور تشریف لے گئے۔

(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس و میچز

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شعبہ صحت جسمانی کے تحت ۳۰ اور ۳۱ مارچ ۱۹۸۱ء کو لجنہ ہال ربوہ کی گراؤنڈ میں والی بال، نیٹ بال، بیڈمنٹن ٹینس ووڈبل اور ٹیبل ٹینس کے میچز اور مختلف کھیلوں کے مقابلے منعقد کر رہی ہے۔ تمام صدروں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی کھلاڑی لڑکیوں کو اس میں شامل کریں۔ ہر کھلاڑی کے لئے کھیل میں شامل ہونے کے لئے مندرجہ ذیل ضوابط کی پابندی لازمی ہوگی۔

(۱) ہر کھیل میں ۵ سال سے زائد عمر کی احمدی کھلاڑی حصہ لے سکتی ہیں۔
(۲) ایک کھلاڑی تین سے زیادہ کھیلوں میں حصہ نہیں لے سکے گی۔
(۳) ریفری کا فیصلہ آخری اور حتمی ہوگا۔
(۴) سفید یونیفارم کی پابندی لازمی ہوگی۔
(۵)۔ مارچ پاسٹ کے لئے ہر لجنہ اپنا جھنڈا ساتھ لائے۔ اول آنے والے جھنڈے کی لجنہ کو انعام دیا جائے گا۔
(۶) ہر کھیل میں حصہ لینے والی کھلاڑی کو -/۵ روپے Entry Fee ادا کرنی ہوگی۔
(۷) آنے سے کم از کم ایک ہفتہ قبل سیکرٹری صحت جسمانی لجنہ مرکزیہ کو اطلاع ملنی ضروری ہے۔
(۸) کھیل میں حصہ لینے والی کھلاڑیوں کے لئے کوالیفائی فارم (جو بھجوائے جا چکے ہیں) پُر کرنے ضروری ہیں۔
(۹)۔ بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے ریکٹ کھلاڑی خود ساتھ لائیں۔

میچز کے علاوہ جن کھیلوں کا انتظام کیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔

۵۰ میٹر ریس ، ۱۰۰ میٹر ریس ، تھری لیگڈ ریس
چائنا ریس ، بیک ریس ، سیک ریس
فرنگ جمپ ، ہائی جمپ ، ابسٹیکل ریس

نوٹ:۔ ٹورنامنٹ کی تاریخیں ۳۱ مارچ اور یکم اپریل مقرر کی گئی تھیں جو اب تبدیل کر کے ۳۰ اور ۳۱ مارچ کر دی گئی ہیں۔ لجنات اس تبدیلی کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری شعبہ صحت جسمانی مرکزیہ)

درخواست دعا

میں دو ماہ سے بیمار ہوں۔ دل کو بہت سانس پھول جانے سے تکلیف ہے چلنا پھرنا بہت مشکل ہے۔ احباب جماعت اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد دین ولد نور ماہی وصیت نمبر ۱۵۸۶ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

عنوان غزوہ تبوک و جنگ موتہ
حجم دس ہزار الفاظ
نقد انعامات:۔ اول ۷۰۰/- روپے ، دوم ۵۰۰/- روپے
سوم ۳۰۰/- روپے
آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۱ء

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ممبرات لجنہ سال رواں کشتی نوح اور منہاج الطالبین کا مطالعہ کریں

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

(۱) برخوردار عزیزم ارشد محمود آف فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) کا نکاح ہمراہ برخورداری عزیزی نگہت محمود صاحبہ بنت کیپٹن محمود شوکت قریشی صاحب آف پشاور بعوض ۱۵۰۰/- روپے حق مہر کی منظوری کے ساتھ مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۰/۲/۸۱ کو پڑھایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے سلسلہ احمدیہ کے لئے اور اسلام کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت کرے۔ آمین۔

(چوہدری انور علی زعیم انصار اللہ حلقہ وحدت کالونی لاہور)

(۲) میرے بھتیجے عزیزم نعیم احمد چوہدری ابن لیفٹیننٹ کرنل محمود احمد صاحب دارالصدر شمالی کا نکاح ہمراہ عزیزہ زرینہ چوہدری بنت چوہدری ظفر احمد صاحب شیخوپورہ ۲۱/- ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر مورخہ ۸/۲/۸۱ کو مسجد مبارک میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دنیا و دین کے لئے اچھے ثمرات پیدا کرنے کا موجب ہو۔ ہر دو خاندان کے لئے مبارک و بابرکت ہو۔ آمین۔

(محفوظ الرحمٰن - دارالصدر شمالی ربوہ)

فون ۶۶۴۱ دیانت و امانت میں منفرد ادارہ
علی اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز
سکنی و زرعی زمین، مکانات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
آپ کا خادم: شیخ عبدالخالق - کالج روڈ چوک اقصیٰ - ربوہ

تقریب شادی

میرے چھوٹے بھائی عزیزم سردار عبدالباسط سلمہ ولد سردار عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ۱۰۵- الف ماڈل ٹاؤن لاہور کی شادی ہمراہ عزیزہ ثمینہ نصرت سلمہا بنت میاں محمد نصرت سلطان صاحب دہلی دروازہ لاہور -/۳۵۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک سرانجام پائی۔

عزیزم سردار عبدالباسط سلمہ حضرت ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر صحابی مرحوم کا پوتا ہے اور عزیزہ ثمینہ نصرت سلمہا حضرت میاں معراج دین مغل صاحب (آف لاہور) صحابی مرحوم کی پوتی ہے۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شاہدہ شکور بنت سردار عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور)

(بقیہ صفحہ ۷)

مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔ جبکہ خدا مجھے بکثرت کہتا ہے گویا ہر روز کہتا ہے کہ میں ہی بھیجتا ہوں جو آتا ہے اور کبھی میرے مصارف پر ۱۵ اعتراض نہیں کرتا تو دوسرا کون ہے جو مجھ پر اعتراض کرے۔ ایسا اعتراض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی تقسیم اموال غنیمت کے وقت کیا گیا تھا۔ سو میں آپ کو دوبارہ لکھتا ہوں کہ آئندہ سب کو کہہ دیں کہ تم کو اس خدا کی قسم ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور ایسا ہی ہر ایک جو اس خیال میں شریک ہے کہ ایک حبہ بھی میری طرف کسی سلسلہ کے لئے کبھی اپنی عمر بھر ارسال نہ کریں۔ پھر دیکھیں کہ ہمارا کیا حرج ہوا؟ - اب قسم کے بعد میرے پاس نہیں کہ اور لکھوں!

خاکسار مرزا غلام احمد

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۱ صفحہ ۹، ۱۰ مارچ ۳۱ ۱۹۰۵ء)

ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۳۲۵، ۳۲۶

(باقی)

فون ۲۷۹ ۔ فون آفس ۲۲۴۸۲
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ
فیصل آباد
امپورٹر ایکسپورٹر
لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین
جاذب نظر، دیدہ زیب ہر گھر کی پسند
آفس
مندر گلی، ریل بازار فیصل آباد

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس شال ہاؤس
۸۵- انارکلی لاہور
الفردوس شال ہاؤس
فون: لاہور ۳۲۴۴۴۸

فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ: پوراست
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵- نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸ - ہمیں ہمیشہ یاد رکھیں - گھر فون نمبر ۵۰۰۳۵

ترنیہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھوالشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷
ربوہ کا پتہ:- مکان نمبر ۱۵/۳ نزد گورنمنٹ گارڈن سکول (دواخانہ حکیم نظام جان ربوہ) دوائی اور مشورہ کے لئے یہاں تشریف لائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(سیرالیون کا جلسہ سالانہ بقیہ صفحہ اول)

کامیابی سے اسلام کے سنہری کردار اور اعلیٰ روایات کا اجیاء کیا ہے۔

امیر صاحب سیرالیون نے کیبل گرام میں بتایا ہے کہ پندرھویں صدی میں اسلام کے قیام کے لئے جلسہ سالانہ پر نماز تہجد کے دوران خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ لا الہ الا اللہ اور تکبیر کے نعرے بلند کئے گئے۔ لجنہ اماء اللہ نے اپنا جلسہ نتیجہ، منعقد کیا۔ پرائمری اور سیکنڈری سکول کے بچوں نے مذہبی اور اسلامی معلومات کے مقابلہ کا اہتمام کیا۔ فٹ بال کا ایک میچ بمقابلہ فری ٹاؤن کھیلا گیا۔ جس سے احباب بہت محظوظ ہوئے۔ اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مالی قربانیوں کے ذریعہ ۳ ہزار لیون (سیرالیون کا سکہ) جمع کئے گئے۔ ۲۵ افراد نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ ریڈیو اور ذرائع ابلاغ نے جلسہ سالانہ کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ سالانہ کو اہل سیرالیون کے لئے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے قبول حق کا ذریعہ بنائے آمین

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ خالدہ شریف صدر لجنہ اماء اللہ سانگھڑ کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ افاقہ ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے والدہ محترمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

پیر کلیم احمد ولد پیر شریف احمد ایڈووکیٹ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سانگھڑ شہر و ناظم عمومی ضلع سانگھڑ

۲۔ مکرم حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کی دائیں آنکھ میں تکلیف ہے اور وہ اسی حالت میں خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ احباب دعا سے صحت فرمائیں۔

شیخ محمد یونس شاہد مربی اوکاڑہ چھاؤنی

دیگوں کیلئے عطایا کے سلسلہ میں ضروری اعلان

مخلصین جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت ضیافت کی دیگوں کی ضرورت پورا کرنے کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۲/۲/۸۱ کی تعمیل میں جو احباب اپنے عطایا بصورت نقدی، بنک۔ ڈرافٹ۔ چیکس۔ بنک سلپس وغیرہ ارسال فرمائیں۔ وہ مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو امانت جلسہ سالانہ ۴۱۷۸/۳۲۲-۱۰۶ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائے جائیں اور اس کی اطلاع خاکسار کو بھجوائی جائے۔

(ناظر ضیافت ربوہ)

انشاء اللہ تعالیٰ
۲ مارچ سے ۹ مارچ تک
حکیم عبدالحمید اعوان
کراچی مطب میں
خدمت کے لئے حاضر ہونگے۔
معرفت صوفی عبدالقدیر صاحب
راشن شاپ ۱۳۴۶
۹۲۹ سی نزد طارق سنٹر طارق روڈ کراچی

فوری ضرورت
ڈان ٹی وی سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
کے لئے ایک ٹی وی اور ٹیپ
ریکارڈر سپیشلسٹ کی فوری ضرورت
ہے تنخواہ بالمقطع ۹۰۰/ روپے
ماہوار۔ انٹرویو کے لئے
الطاف احمد ڈان ریڈیو
محمد البرکات۔ ربوہ

بشیر انجینئرنگ انڈسٹریز لمیٹڈ
ایسوشی ایٹس آف
میسرز بشیر اینڈ کمپنی
ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز
(گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری، ریلوے، ٹیلیگراف، ٹیلی فون۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات)
لوہے کے جستی تار، نیز کاسٹ آئرن کے گھریلو استعمال کے سوریج پائپ
اور لوہے کی ہر قسم کی چادروں کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
ہیڈ آفس: حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور فون ۴۱۳۲۲۲، ۵۲۱۰۳
شاخیں (i) لوہا مارکیٹ، لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳
(ii) کے ایم سی۔ ۷۷ گارڈن مارکیٹ، لارنس روڈ کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴
فیکٹری ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور